Date: Day.

پارٹ II-

سوال ۲:

اسلام میں روزے کا تصور اور اہمیت کیا ہے؟ نیز یہ بھی واضح کریں کہ اس کے فرد اور معاشرت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

جواب

تعارف:

روزہ اسلام کا بنیادی رکن ہے اسلامی عبادات میں روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے اسی وجہ سے ارکان اسلام میں تیسرے درجے پر رکھا گیا ہے روزے کو عظیم عبادت کا درجہ حاصل ہے روزہ تربیت کا ایک ایسا نمونہ ہے جو انسان کے اندر اس بات کا احساس پیدا کرتا ہے کہ وہ اللہ کی خاطر کھانا پینا چھوڑ سکتا ہے تو اسی طرح ہر حرام کو چھوڑ سکتا ہے۔ یہی روزہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت اچھے اثرات پائے جاتے ہیں۔ حضورؐ کا ایک حدیث مبارک ہے کہ

"ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے"

روزے کی معنی:

قرآن وحدیث میں روزے کیلئے "صوم" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی "روکنا" ہے

روزے کی اصطلاحی معنی:

اصطلاحی شرح میں

Scanned with CamScanner

روزے سے مراد طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک
کھانے پینے اور بعض خصوصی امور سے اللہ کی خوشنودی
کیلئے خود کو روکنا ہے۔
روزہ وہ ایسا عمل ہے جس کے بارے میں خود اللہ
نے فرمایا:
"روزہ میرے لیے ہیں اور میں خود اس کا
بدلہ دوں گا۔"

روزے کی اہمیت و فرضیت:

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان
میں سے تیسرے نمبر پر ہے یہ ہجرت نبوی کے دوسرے سال
مسلمانوں پر فرض کیے گئے ہیں۔ رمضان کے روزے ہر عاقل
و بالغ مسلمان پر فرض ہے اگر کوئی شخص قصداً رمضان
کے روزے کو ترک کرتا ہے تو ایک بہت بڑے گناہ کا
مرتکب ٹھہرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"اے ایمان والوں تم پر روزہ اسی
طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح
تم سے پہلے دوسرے لوگوں
پر فرض کیا گیا تھا تاکہ
تم پرہیزگار بن جاؤ"

"البقرہ آیت 183"

حدیث کا مفہوم:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ
حضور ؐ نے فرمایا۔" جو شخص رمضان کا ایک

روزہ بلا شرعی عذر چھوڑ دے پھر ساری عمر روزے رکھے
تو اس کی تلافی نہیں ہو سکتی"۔

افراد اور معاشرے پر روزے کے اثرات:

فرد پر روزے کے اخلاقی و روحانی اثرات:

انسانی زندگی پر روزے
کے بے شمار اخلاقی و روحانی اثرات پائے جاتے ہیں۔ ان
اثرات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1) تقویٰ و پرہیزگاری:

روزہ انسان کی سیرت میں تقویٰ
و پرہیزگاری پیدا کرتا ہے۔ یہ انسان کی سیرت کی
تعمیر کرتا ہے اور اطاعت الٰہی اور بندگی کا ذریعہ ہے۔
قرآن مجید میں بھی روزے کا بنیادی مقصد بھی تقویٰ و
پرہیزگاری کو بتایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں
جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے
گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"
(سورۃ البقرہ)

2) رضائے الٰہی کا حصول:

روزہ ایک ایسا عبادت ہے جو
خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ
کی رضا کی خاطر سارے دن بھوکا پیاسا رہتا ہے تاکہ

Scanned with CamScanner

وہ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرے۔ اس لیے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی بہت بڑا رکھا ہے۔ روزہ داروں کیلئے جنت کا ایک خاص دروازہ مقرر ہے جسے "باب الریان" کہا جاتا ہے اور روزہ دار اسی سے جنت میں داخل ہونگے۔

3) اخلاص:

روزہ انسان میں اخلاص پیدا کرتا ہے اور ریاء اور دکھاوے سے روکتا ہے۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا تعلق خالص اللہ کے ساتھ ہے۔ اس میں انسان خود کو اللہ کے تابع کرتا ہے انسان چاہے تو تنہائی میں اپنے روزے کو ترک کر سکتا ہے مگر وہ صرف اللہ کی رضا کیلئے اور اپنے بھرپور اخلاص سے پورا کرتا ہے۔

4) تزکیہ نفس:

روزے کے فوائد میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان کا نفس کا تزکیہ ہوتا ہے یعنی اس کا نفس پاک ہوتا ہے۔ روزہ صرف بھوکے پیاسے رہنے کا نام نہیں ہے بلکہ انسان اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے تمام برائیوں سے خود کو بچاتا ہے اور یہی سلسلہ رمضان کے بعد بھی برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

5) قبول دعا:

چونکہ روزہ خالص اللہ کے لیے ہیں اور اس کا تعلق خدا اور انسان کے درمیان ہے اس لیے

Scanned with CamScanner

Date ______ Day ______

جب انسان روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے اس لیے وہ روزہ دار کی دعا قبول کرتا ہے جب افطار کے وقت لوگ دستر خوان بیٹھ کر آذان کا انتظار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی دعا اس وقت قبول کرتا ہوں۔

5) غرباء کا احساس:

رمضان میں جب ایک انسان دن بھر کھانے پینے سے خود کو روکتا ہے اور بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اس کے دل کو غرباء کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ان کا خیال رکھنے اور ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

7) طبی فائدے:

روزے کی ڈھیر سارے طبی فائدے بھی ہے۔ یہ انسان کو کئی طرح کی بیماریوں سے بچاتی ہے۔ یہ انسان کو پیٹ کی بیماریوں، دل کی بیماریوں، دماغ کی بیماریوں سے محفوظ کرتی ہے۔ روزہ انسان کے جسم میں کینسر کی بیماری کو کم رفتار کرتا ہے۔

8) صبر و تحمل:

روزہ انسان میں صبر تحمل پیدا کرتا ہے انسان سارا دن جب خود کو کھانے پینے سے روکتا ہے دن بھر کام کاج بھی کرتا ہے اور یہ اس میں تحمل کے عناصر کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر افطار کے وقت جب انسان کھانے کے سامنے بیٹھ کر آذان کا انتظار کرتا ہے تو

Scanned with CamScanner

میں صبر کا پیمانہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ صبر کرنے والوں کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے"

روزے کے معاشرتی اثرات:

روزہ ایک انفرادی عبادت ہے مگر اس کے معاشرتی اثرات بھی ہیں جب رمضان کے مہینے میں تمام مسلمان اجتماعی طور پر روزہ رکھتے ہیں اور رات کو تراویح پڑھتے ہیں تو احساس جس سے انسان میں اجتماعیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جس کے معاشرے پر کافی گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں روزے کی معاشرتی اثرات درج ذیل میں بیان ہوئے ہیں۔

1) معاشرتی مساوات:

روزہ ہی انسان کے دل کو صاف کرتا ہے اور اس کے دل میں معاشرتی مساوات کو پیدا کرتا ہے جبکہ نفاق کو مٹاتا ہے۔ اس کے دل میں ایک دوسرے کیلئے محبت کا احساس پیدا ہوجاتا ہے وہ نہ صرف اپنی بلکہ غرباء اور مساکین کے بارے میں بھی سوچتا ہے اور اس کا یہی عمل آپس اتفاق پیدا ہونے کا وجہ بنتا ہے۔

2) امداد باہمی: روزے کا معاشرے پر ایک بڑا اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ سب اکٹھا کرتا ہے اگرچہ یہ

Scanned with CamScanner

تھوڑے سے وقت کے لیے ہو لیکن اس سے پیدا ہونے والے اثرات تا دیر رہتے ہیں یہ امیر کے دل میں وہی احساس پیدا کرتا ہے جو ایک غریب مسلسل اس سے گزر رہا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنے غریب دوستوں کی دل کھول کر مدد کرتا ہے اور اس کو بھی اپنی خوشیوں میں شامل کرتا ہے۔

3) پابندِ نماز:

روزہ ایک ایسا عبادت ہے جس کے نتیجے میں انسان دوسرے نیک عمالوں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ اسی روزے کے ذریعے تمام لوگوں میں باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اس کے علاوہ نماز تراویح میں بھی جب امیر غریب ایک صف میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں تو انکا آپس مل جل اور محبت بڑھتی جاتی ہے جبکہ نفاق و بغض سے دل پاک ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ:

روزہ ایک ایسا عبادت ہے جسے مسلمانوں پر فرض کر دیا گیا ہے ہر عاقل، بالغ پر رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے اس کی اہمیت کے بارے میں بیشتر قرآنی آیت اور حدیث موجود ہے۔ روزے داروں کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک دروازہ مقرر کیا ہے جس سے روزہ دار جنت میں داخل ہونگے۔ اس کے انفرادی و معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات موجود ہے اسی کے ذریعے انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور معاشرے میں اتفاق بڑھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Date: ______ Day: ______

سوال نمبر ۳

صلح حدیبیہ کو تفصیل سے بیان کریں اور واضح کریں کہ یہ مسلمانوں کیلئے کس طرح سے سفارتی کامیابی تھی۔

جواب

تعریف:

پہلے زمانے میں مختلف قوموں اور ملکوں کے درمیان دو طرفہ تعلقات کیلئے سفارتی سرگرمیاں نظر آتی تھی مگر کوئی خارجی پالیسی کا مستقل انتظام نہ تھا۔ آپؐ نے بھی مختلف علاقوں میں اپنے سفیر بھیجے آپؐ نے نہ صرف عرب بلکہ عرب کے باہر بھی اپنی سفارتی سرگرمیاں جاری رکھی آپؐ نے خارجی پالیسی دنیا کی بہترین خارجہ پالیسی تھی۔ آپؐ نے اسلام اور مسلمانوں کی خاطر کئی جنگیں لڑی، کئی دوستوں والے تعلقات قائم کیے جبکہ کئی مختلف معاہدے بھی کیے۔ صلح حدیبیہ کا صلح مسلمانوں اور قریش کے مابین حدیبیہ کے مقام پر ہوا حدیبیہ ایک کنواں کا نام ہے جس کی وجہ سے اس حدیبیہ کا نام دیا گیا ہے۔

صلح حدیبیہ کے اسباب:

صلح حدیبیہ کے اسباب درج ذیل ہے۔

حضورؐ کا خواب — مکہ کی زیارت

Date: Day:

مکہ کی زیارت کی خواہش:

مکہ چونکہ تمام عرب کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ عرب کے لوگ سال بھر جھگڑتے رہتے تھے مگر چار مہینے تک جو اشہر حرم کہلاتے تھے یہ لڑائیاں بند ہو جاتی اور عرب کے لوگ قبلہ گاہ عام میں عبادت اور عقیدت کے رسومات بجا لاتے تھے۔ مہاجرین کو بھی مکہ سے آئے ہوئے کافی عرصہ ہو چکا تھا۔ اور ان کے دل میں اپنے وطن کی سفر کی خواہش اور حرم کعبہ کی زیارت کی خواہش پیدا ہوئی تھی۔ آپ ﷺ بھی انکی یہ حالت معلوم تھی۔

حضور ﷺ کا خواب:

آپ ﷺ نے اسی اثناء میں خواب دیکھا جس میں مسلمان کعبہ کا طواف کر رہے تھے آپ ﷺ نے اس خواب کو صحابہ کو سنایا جسے سن کر وہ بہت خوش ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا ارادہ سمجھ کر عمرے کا ارادہ کیا تو مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

سفر مکہ اور حدیبیہ کا پس منظر:

رسول خدا ﷺ نے سن 6 ہجری کو عمرے کی غرض سے مکہ کی جانب سفر کا آغاز کیا۔

مسلمانوں کی تعداد : 1400 صحابہ

سن سفر : 6 ہجری

سامان سفر : ستر قربانی کے اونٹ، نیام میں

Scanned with CamScanner

Date
Day

بنو خلوار اور دوسری فروری
سامان
احرام کا باندھنا مقام : ذوالحلیفہ

مسلمانوں کی سفر کا پتہ قریش کو بھی چل گیا تھا انہوں نے یہ تہیہ کر دیا تھا کہ آپؐ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے حضرت خالد بن ولید (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوتے تھے) کے سربراہی میں مسلمانوں پر حملہ کرنے کی غرض سے دو سو سوار لے کر نکلیں لیکن آپؐ نے سفر کا رستہ بدلا اس کے بعد آپؐ نے بدیل بن ورقعہ کے ذریعے قریش کو پیغام پہنچایا کہ ہم عمرے کی غرض سے آ رہے ہیں۔ اس کے بعد قریش کی جانب سے عروہ بن مسعودؓ آئے لیکن بات نہ بن سکی۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ:
اس کے بعد آپؐ نے حضرت عثمان کو اپنا سفیر بنا کر قریش کی جانب بھیجا۔ انھوں نے آپؓ کو روک دیا اور ان کو آنے میں دیر ہو گئی تو مسلمانوں میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر پھیل گئی۔

بیعت رضوان:
حضرت عثمان کی شہادت کی خبر سن کر مسلمانوں میں شدید غم و غصے کی لہر

Scanned with CamScanner

دوڑی۔ آپؐ نے عثمانؓ کی بدلہ لینے کا اعلان کیا
اور ببول کے درخت کے نیچے مسلمانوں سے حلف
لیا جس کو تاریخ میں بیعت رضوان کے نام سے
یاد کیا جاتا ہے قرآن میں بھی اللہ نے بیعت رضوان
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ترجمہ:

"خدا مسلمانوں سے راضی تھا جب وہ تیرے
ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے سو خدا
نے جان لیا جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں تھا تو
خدا نے ان پر تسلی نازل کی اور فتح دی۔"

سورۃ الفتح

سہیل بن عمرو کی آمد:

بیعت رضوان کی خبر جب قریش
کو ہوئی تو انہوں نے سہیل بن عمرو کو معاہدے کیلئے
بھیجا آپؐ نے حضرت علیؓ کو معاہدہ قلم بند کرنے
کو کہا۔

صلح حدیبیہ کی شرائط:

1. مسلمان اس سال زیارت کیے بغیر چلے جائے۔
2. اگلے سال آئے اور صرف تین دن مکہ میں قیام کریں۔
3. تلوار صرف ساتھ لائیں جو نیام میں بند رہیں گی۔
4. مکہ میں جو مسلمان موجود ہیں ان میں کسی کو واپس لے کر نہیں جائیں گے مگر جو مسلمان مدینہ سے

Scanned with CamScanner

Date: ________ Day: ________

کر مکہ رہنا چاہے اسے نہیں روکیں گے۔

(5) تمام روں چا مسلمانوں میں اگر کوئی شخص مکہ سے مدینے چلا جائے گا اس کو واپس کیا جائے گا لیکن جو شخص مدینہ مکہ سے واپس آئے گا اس کو واپس نہیں کیا جائے گا

(6) قبائل عرب میں اختیار ہوگا کہ فریقین میں جس کے ساتھ چاہے معاہدے میں شریک ہو جائے۔

حضرت ابو جندل کی واپسی:

ابو جندل رضہ سہیل بن عمرو کا بیٹا تھا جو مسلمان ہو گیا تھا۔ اس وقت قریش کے قید سے بھاگ کر مسلمانوں کے پاس گیا لیکن معاہدے کے پیش نظر سہیل نے واپس کرنے کا اصرار کیا۔ آپ نے ساتھ لے جانے کا بہت اصرار کیا مگر نہ چاہتے ہوئے اس کو قریش کے ہاتھوں میں واپس کرنا پڑا۔

مسلمانوں کیلئے سفارتی کامیابی:

اگرچہ یہ معاہدہ مسلمانوں کو پسند نہیں آیا اور وہ اس سے ناخوش تھے مگر ~~آپ صلی~~ اللہ تعالٰی نے اس کو فتح مبین کا نام دیا۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں کو کافی فائدہ ہونے والا تھا۔

(۱) یہ فتوحات کی پہلی سیڑھی تھی

(۲) مسلمانوں کے اسلام پھیلانے کا مواقع ملا۔

Scanned with CamScanner